REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم یکشنبہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

جلد ۴۸/۱۳ | ۲۰ فتح ۱۳۳۸ ہش ۲۰ دسمبر ۱۹۵۹ء | نمبر ۳۰۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۱۹ دسمبر بوقت سوا نو بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ رات نیند اچھی آگئی۔ اس وقت طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔

احباب جماعت حضور کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درد دل سے دعاؤں میں لگے رہیں۔

خاکسار: (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت

ربوہ ۱۹ دسمبر۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے۔ صحابہ کرام و احباب جماعت کی خدمت میں صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: ڈاکٹر مرزا منور احمد

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۹ دسمبر۔ کل یہاں نماز جمعہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے نہائت لطیف اور احسن پیرایہ میں نماز باجماعت کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔

بھارت اور چین کو سرحدی علاقوں سے اپنی فوجیں فوراً ہٹا لینی چاہئیں

چو این لائی کی طرف سے پنڈت نہرو کے مراسلہ کا جواب

پیکنگ ۱۹ دسمبر چین کی سرکاری خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ چین نے بھارت کو تجویز پیش کی ہے کہ دونوں ملک لانگ جو کے سرحدی علاقے سے اپنی فوجیں ایک ساتھ ہٹا لیں۔ چین کے وزیر اعظم مسٹر چو این لائی نے پنڈت جواہر لال نہرو کے ۱۶ نومبر کے خط میں ایک مراسلہ بھیجا ہے جس میں لکھا ہے کہ چین اپنی تجویز پر اب بھی قائم ہے کہ جب تک سرکاری طور پر سرحدوں کا تعین نہ ہو جائے پوری سرحد سے فوجیں ہٹالی جائیں۔ تاہم چینی حکومت بھارت سے اس سوال پر بات چیت کے لئے بھی تیار ہے کہ ہر فریق کو اپنی فوجیں سرحد سے کتنا پیچھے ہٹانی چاہئیں۔ مسٹر چو این لائی نے لکھا ہے کہ لانگ جو کے علاقے سے مسلح فوجوں کو دور رکھنے کے متعلق بھارت کی تجویز کا اطلاق دوسرے متنازعہ فیہ علاقوں پر بھی ہونا چاہیئے۔

مسٹر چو این لائی نے پنڈت نہرو کو تجویز پیش کی ہے کہ انہیں چین آکر ۲۵ دسمبر سے سرحدی جھگڑوں پر بات چیت کرنی چاہیئے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ چین میں گفتگو اس لئے موزوں ہوگی کہ وہاں چین اور بھارت میں دوستی کی مخالفت نہیں پائی جاتی۔ تاہم بھارت چاہے اور برما راضی ہو تو بات چیت رنگون میں بھی ہو سکتی ہے۔ اگر پنڈت نہرو ملاقات کے لئے کوئی اور تاریخ تجویز کریں تو چین اس کے لئے بھی تیار ہے۔

چین نے لداخ کے علاقے پر جھگڑے ہیں رد کرنے کے لئے بھارتی تجاویز مسترد کر دی ہیں اور سرحد کے دس ایسے مقامات کے نام دیئے ہیں جن پر چین کے دعوے کے مطابق بھارت کا ناجائز قبضہ ہے۔

مری میں سفارتخانوں کی منتقلی

مری ۱۹ دسمبر معلوم ہوا ہے کہ سفارتی دفاتر جنوری میں کراچی سے مری میں منتقل ہونا شروع ہو جائیں گے۔ سرکاری حلقوں کے بیان کے مطابق بعض سفارتی دفاتر اس سلسلے میں انتظامات کو آخری شکل دے رہے ہیں۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی کامیابی

مورخہ ۱۳، ۱۴ دسمبر کو ضلع جھنگ کے تمام ہائی سکولز کے نمائندہ طلباء کا جھنگ میں اردو اور انگریزی تقاریر کا مقابلہ ہوا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے سکول کے طلباء ضلع بھر میں انگریزی اور اردو تقاریر کے مقابلہ میں دوم اور سوم قرار پائے۔

انگریزی میں سیف الرحمٰن قیصرانی دوم اور محمد افضل سوم اور اردو میں جاوید احمد دوم اور سیف الرحمٰن قیصرانی سوم قرار پائے۔

ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

قادیان کا جلسہ بخیر و خوبی ختم ہو گیا

— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی —

قادیان سے عزیز مرزا وسیم احمد سلمہ تار کے ذریعہ اطلاع دیتے ہیں کہ قادیان کا جلسہ خدا کے فضل سے بخیر و خوبی اختتام کو پہنچ گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ پاکستانی قافلہ کے افراد انشاء اللہ آج شام کو لاہور واپس پہنچ جائیں گے۔

خاکسار: مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۹/۱۲/۵۹

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۳۰ دسمبر ۱۹۵۹ء

سب سے بڑا جہاد

مجلس تحقیقات و نشریات اسلام لکھنؤ کے متعلق ایک بھارتی ہفت روزہ میں مولوی راغب احسن صاحب ایم اے کا تبصرہ شائع ہوا ہے آپ فرماتے ہیں:-

حکیم الملت علامہ اقبال علیہ رحمۃ کا قول ہر دم سامنے رہتا ہے کہ نازک اور خطرناک گھڑیوں اور بحرانوں میں یہ اسلام ہے جس نے مسلمانوں کو بچایا ہے نہ کہ مسلمان تھے جنہوں نے اسلام کو بچایا ہے مسلمانانِ ہند اسرار اسلام میں پناہ لیں اور سرگرداں ہندیوں اور دنیا والوں کو بھی مدینۃ الاسلام میں پناہ دیں جرأت ایمانی اور جہاد و عملی قربانی سے کام لیں۔ اور آج سب سے بڑا جہاد ہندوستان میں مسلمانوں میں ہندوؤں میں، آدی باسیوں میں اچھوتوں میں اور مختلف قوموں میں اسلام اور ادبیات اسلام خصوصاً قرآن و سیرت و تاریخ اسلام کی اشاعت و تبلیغ کرنا ہے۔

الحمد للہ کہ حضرت مولانا سید ابوالحسن علی صدر تعلیمات ندوۃ العلماء نے مجلس تحقیقات و نشریات اسلام قائم فرمائی ہے اللہ و رسول علیہ السلام کے عاشقوں دین کے فدائیوں اور امت کے مجاہدوں کے لئے موقع ہے کہ وہ جان و دل سے ان کی تائید فرمائیں ہندی۔ اردو۔ انگلش، عربی، بنگلہ مراٹھی، تامل وغیرہ میں قرآن و سیرت محمدی خصوصاً رحمۃ اللعالمین کے تراجم شائع کرانے کے لئے ہر طرح مدد فرمائیں۔

ہم نے الفضل میں ایک بار سے زیادہ خاص طور پر بھارت کے مسلمانوں کو یہی مشورہ دیا ہے کہ انہیں خاص کر علماء کو چاہیئے کہ وہ بھارت میں اشاعت اسلام کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیں اس طرح وہ نہ صرف اپنا وقار از سر نو قائم کر سکتے ہیں بلکہ وہ اپنی زندگی کا حقیقی مقصد بھی حاصل کر سکتے ہیں آج بھارت میں عام مسلمان کی زندگی بظاہر بڑی مشکل ہو چکی ہے لیکن ہمیں یقین ہے کہ اگر مسلمان علماء کی اکثریت بندگی حق اور خدمت خلق کی مہم لے کر اٹھے تو وہ بہت جلد عام مسلمانوں کی حالت کو بھی سنوار سکتے ہیں اور تبلیغ کا فریضہ بھی باحسن طریق ادا کر سکتے ہیں۔ بھارت کے لوگ دیگر مشرقی اقوام کی طرح ابھی مذہب کے دلدادہ ہیں اور وہاں بہت سی سعید روحیں ایسی ہیں جو صداقت کی متلاشی ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ اگر اسلام کا صحیح چہرہ ان کے سامنے علم و عمل کے ذریعہ رکھا جائے تو تھوڑی ہی مدت میں وہاں اسلام فتحیاب ہو سکتا ہے۔

مسلمانوں کو خواہ وہ بھارت کے رہنے والے ہوں یا کسی اور ملک کے باشندے ہوں سوچنا چاہیئے کہ وہ کیوں مسلمان ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ مادہ پرستی اور دہریت کی رو جو مغرب سے چلی ہے اس سے دنیا کے مسلمان بھی اسی طرح متاثر ہوئے ہیں جس طرح دوسرے مذاہب کے پیرو ہوئے ہیں تاہم اس میں بھی کوئی شبہ نہیں ہے کہ جو مسلمان مسلمان رہنا چاہتا ہے اس کے لئے اس لحاظ سے کچھ وجوہات ضروری ہیں یہ درست ہے کہ آج اکثر ایسے مسلمان ہیں جو اسلئے مسلمان کہلاتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہوئے ہیں اور ان کا نام مسلمانوں کا سا ہے۔ لیکن ایسے مسلمانوں کی بھی خاص کر بھارت میں کمی نہیں ہے جو کسی قیمت پر بھی اسلام کو چھوڑنا نہیں چاہتے۔ اگر یہ جذبہ محض تعصب اور ضد کے طور پر ہو یا محض رسمی طور پر تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے ایسے مسلمانوں کو جو اسلام میں رہنا چاہتے ہیں اس امر پر غور کرنا چاہیئے کہ وہ کیوں مسلمان ہیں۔ یہ کام علمائے اسلام کا ہے کہ وہ خود بھی اس امر پر سوچیں اور ایسے مسلمانوں کو بھی جو اسلام پر قائم رہنا چاہتے ہیں سمجھائیں کہ دین اسلام کی حقیقت کیا ہے اور اسلام میں وہ کیا خوبیاں ہیں جن کی وجہ سے کسی کو اسلام اختیار کرنا چاہیئے اور اسلام پر قائم رہنا چاہیئے۔

اسلام کے اصول ایسے ہیں کہ جن کی خوبیاں نہایت واضح ہیں۔ اور آج کی ذہنی طور پر ترقی یافتہ نسل انسانی ان خوبیوں کو اچھی طرح سمجھ سکتی ہے۔ مثلاً اسلام تمام انسانوں کو یکساں حیثیت دیتا ہے اس میں گورے کالے کا کوئی امتیاز جائز نہیں۔ وہ محض نسلی یا اور قسم کی عارضی برتری کو تسلیم نہیں کرتا بلکہ انسانی شرف کی بنیاد خالص تقوٰی پر رکھتا ہے۔ اسلام کی یہ پوزیشن منفی حیثیت نہیں رکھتی بلکہ وہ مثبت طور پر اس معاملہ کو لیتا ہے اور صاف صاف الفاظ میں ہر قسم کے دنیوی امتیازات کی نفی کرتا ہے اور تمام بنی نوع انسانوں کو ایک سطح پر لاتا ہے۔ اور یہ محض تھیوری کے طور پر نہیں بلکہ مسلمانوں کی تاریخ اس کا عملی نمونہ پیش کرتی ہے۔

بعض نہایت تاریک علاقوں کو چھوڑ کر آج دنیا کی ذہنیت اس اصولِ اسلام کو اپنانے کیلئے ہر طرح سے تیار ہے۔ موجودہ فلسفہ اور سائنس نے انسان کو نسلی اور دیگر امتیازات سے بالا کر دیا ہے۔ اس لئے آج کی ذہنیت اسلام کے اس اصول کو خوش آمدید کہتی ہے اگر علمائے اسلام بھارت میں اسلام کے اس مثبت نظریہ کو قرآن کریم کی روشنی اور اسوہ رسول اللہ اپنے اعمال میں پیش کریں تو ممکن نہیں بھارت کی پیاسی روحیں اس کو قبول نہ کریں۔

اس طرح بت پرستی دنیا سے خود بخود ختم ہو رہی ہے۔ اسلام نے بت پرستی کے خلاف جو جہاد اب تک کیا ہے وہ رنگ لا رہا ہے دوسری طرف فلسفہ اور سائنس نے انسانوں کو ایسی غلامیوں سے آزادی دلا دی ہے۔ بھارت میں بے شک ابھی تک بت پرستی ہو رہی ہے لیکن غور کیا جائے تو بت پرستی کا نظریہ اب بھارت میں بھی بالکل بے جان ہو چکا ہے۔ محض رسماً کچھ لوگ ابھی اس سے چمٹے ہوئے ہیں۔ لیکن جوں جوں تعلیم زیادہ ہو رہی ہے۔ بتخانے خود بخود ڈھے جا رہے ہیں۔ بھارت میں مسلمان اس حقیقت سے بھی بڑا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

پھر اسلام نے رواداری کے متعلق بھی محض منفی نہیں بلکہ مثبت تعلیم دی ہے۔ اسلام صرف یہ نہیں سکھاتا کہ لکم دینکم ولی دین بلکہ وہ اس سے آگے بڑھ کر یہ تعلیم بھی دیتا ہے کہ لا اکراہ فی الدین یعنی دین میں کسی قسم کا دباؤ خواہ وہ مادی ہو یا ذہنی جائز نہیں ہے۔ بلکہ ہر شخص اپنے عقیدہ پر آزادی سے نہ صرف قائم رہ سکتا ہے بلکہ اس کی تبلیغ بھی کر سکتا ہے۔ اسلام نے یہ اصول اسی لئے دئے ہیں کہ اس کو اپنی صداقت پر پورا پورا اعتماد ہے۔ شارع اسلام جانتا ہے کہ آزادی ضمیر جب تک نہ ہو۔ صداقت کے جوہر کھل نہیں سکتے۔ صداقت آپ ہی اپنی قیمت ادا کرتی ہے اور اس کو کسی دوسری چیز کا سہارا درکار نہیں۔

ہم نے یہ صرف چند باتیں بطور نمونہ از خروارے بیان کی ہیں۔ ان میں غور کرنے والی بات یہ ہے کہ ہم یہ نہیں کہتے کہ باقی تمام مذاہب ان باتوں سے عاری ہیں بلکہ ہم صرف یہ کہتے ہیں کہ جہاں دوسرے مذاہب ان باتوں کو سرسری نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اسلام ایسا نہیں کرتا بلکہ ان باتوں کے لئے مثبت تعلیم پیش کرتا ہے۔ اور اسکے لئے عملی صورت پیدا کرتا ہے اور ان کے لئے عقلی دلائل پیش کرتا ہے۔ اسلامی اصولوں کی یہ خوبی نہایت واضح ہے کہ وہ ہر بات کو عقل کی کسوٹی پر بھی کس کر دکھاتا ہے اور عمل سے اس کی خوبیوں کی تصدیق بھی کرتا ہے۔ مثلاً اسلام نے صرف یہ تعلیم نہیں دی کہ اسود و احمر میں کوئی فرق نہیں ہے بلکہ ہمارے سامنے حبشی حضرت بلال رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ایک نہایت اعلیٰ نمونہ بھی رکھا ہے کہ وہی سرداران قریش جو جاہلیت کے زیر اثر آپ کو رسیاں باندھ کر بازاروں اور گلیوں میں گھسیٹتے تھے اور آپ کو آگ سی جلتی ہوئی ریت پر لٹا کر اوپر تپتے ہوئے پتھر رکھدیتے تھے۔ اسلام نے اس حبشی غلام کو اٹھا کر ایسے رتبہ پر پہنچا دیا کہ وہی عرب سردار اور ان کی اولاد ان کو اپنا آقا تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئے۔

الغرض اسلام ایک ایسا دین ہے جو علم و عمل دونوں کے لحاظ سے انسانی عقلی وسعت تک ایک کامل دین ہے اور جوں جوں دنیا زیادہ سے زیادہ تعلیم یافتہ ہوتی چلی جائے گی اسلامی اصول توں توں اپنی چمک زیادہ سے زیادہ دکھاتے چلے جائیں گے۔

البتہ یہ کام ان لوگوں کا ہے جو اسلام کو بطور اپنا دین کے اپنائے ہوئے ہیں اور مسلمان رہنا چاہتے ہیں اور مسلمان بننے کی کوشش کرتے ہیں۔ بھارت میں خاص طور پر مسلمانوں کی ہستی ایسے علمائے اسلام سے وابستہ ہے جو بطور عالم و فاضل ہونے کے اپنے فرائض کو سمجھیں اور اسلام کو نہ صرف اپنے علم سے بلکہ . . . . . . اپنے عمل سے لوگوں کے سامنے پیش کریں اور اسلام کا ایسا نمونہ بن جائیں کہ نہ صرف آدی باسی اور اچھوت ہی حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مثال ہوں بلکہ اونچے جاتی ہندو ان پسماندہ لوگوں کو اپنا سردار اور آقا تسلیم کرنے پر آمادہ ہو جائیں

اس طرح ہم لکھنؤ کی مجلس تحقیقات و نشریات کو خوش آمدید کہتے ہیں اور توقع رکھتے ہیں جیسا کہ مولوی راغب احسن نے فرمایا ہے یہ مجلس ہندوستان میں اس سب سے بڑے جہاد کو آگے بڑھائیگی جس سے مسلمانوں میں۔ ہندوؤں میں آدی باسیوں میں اچھوتوں میں اور مختلف قوموں میں اسلام اور ادبیات اسلام خصوصاً قرآن سیرت اور تاریخ اسلام کی اشاعت و تبلیغ ہوتی ہے۔

ہمیں اس بات کی بے حد خوشی ہے کہ آخر مسلمان اہل علم حضرات نہ صرف دباقی صفحہ ۸پر)

وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ اِبْرَاهِيْمَ ○ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ○

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اسلوب بیان

ازمکرم مولانا ابوالعطا صاحب فاضل

(۳)

(ب) ولقد اٰتينا ابراهيم رشده من قبل وكنا به عالمين ○ اذ قال لابيه وقومه ما هذه التماثيل التى انتم لها عاكفون ○ قالوا وجدنا اٰباءنا لها عابدين ○ قال لقد كنتم انتم واٰباؤكم فى ضلال مبين ○ قالوا أجئتنا بالحق ام انت من اللاعبين ○ قال بل ربكم رب السمٰوٰت والارض الذى فطرهن وانا على ذٰلكم من الشاهدين ○ وتالله لاكيدن اصنامكم بعد ان تولوا مدبرين ○ فجعلهم جذاذًا الا كبيرًا لهم لعلهم اليه يرجعون ○ قالوا من فعل هذا باٰلهتنا انه لمن الظالمين ○ قالوا سمعنا فتى يذكرهم يقال له ابراهيم ○ قالوا فأتوا به على اعين الناس لعلهم يشهدون ○ قالوا أانت فعلت هذا باٰلهتنا يا ابراهيم ○ قال بل فعله كبيرهم هذا فسئلوهم ان كانوا ينطقون ○ فرجعوا الى انفسهم فقالوا انكم انتم الظالمون ○ ثم نكسوا على رءوسهم لقد علمت ما هٰؤلاء ينطقون ○ قال أفتعبدون من دون الله ما لا ينفعكم شيئًا ولا يضركم ○ اُفٍّ لكم ولما تعبدون من دون الله افلا تعقلون ○ قالوا حرقوه وانصروا اٰلهتكم ان كنتم فاعلين ○ قلنا يا نار كونى بردًا وسلامًا على ابراهيم (الانبیاء ع ۵)

ترجمہ: ہم قبل ازیں ابراہیمؑ کو رشد وہدایت عطا کر چکے تھے۔ اور ہم اسے خوب جانتے تھے۔ یاد کرو جب ابراہیمؑ نے اپنے چچا اور اپنی قوم سے کہا کہ یہ مورتیاں کیا ہیں جن پر سر جھکائے تم عبادت کرتے رہتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم نے اسی طرح اپنے باپ دادوں کو ان کی پوجا کرتے ہوئے پایا ہے۔ ابراہیمؑ نے فرمایا کہ حقیقت یہ ہے کہ تم بھی اور تمہارے باپ دادے بھی کھلی گمراہی میں چلے آتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اے ابراہیم! کیا تو واقعی سچی تعلیم ہمارے لئے لایا ہے یا تو محض مذاق کرنے والوں اور مذہب کو کھیل سمجھنے والوں میں سے ہے؟ حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کہ سچ یہ ہے کہ تمہارا رب تو آسمانوں اور زمین کا وہ خدا ہے جس نے ان سب کو پیدا کیا ہے اور میں اس پر تمہارے سامنے گواہ ہوں نیز بخدا میں تمہارے چلے جانے کے بعد تمہارے ان معبودوں کے متعلق ایک اچھی تدبیر کرونگا۔ چنانچہ حضرت ابراہیمؑ نے سوائے بڑے بُت کے باقی سب کو ریزہ ریزہ کر دیا۔ تا وہ (حیرت زدہ ہو کر) ابراہیم کی طرف رجوع کریں۔ وہ لوگ (یہ نظارہ دیکھ کر) کہ جس شخص نے ہمارے خداؤں کا یہ حال کیا ہے۔ وہ یقیناً ظالموں میں سے ہے۔ پھر ان میں سے کچھ کہنے لگے کہ ہم نے ایک نوجوان ابراہیمؑ نامی کو ان کے بارے میں ایسی ویسی باتیں کرتے ہوئے سُنا تھا۔ پھر سب بولے کہ اسے سب کے سامنے لایا جائے۔ تا وہ گواہ ہو سکیں (آخر جب حضرت ابراہیمؑ کو لایا گیا تو ان مشرکوں نے آپ سے کہا کہ) اے ابراہیم! کیا ہمارے خداؤں سے یہ سلوک تو نے کیا ہے؟ حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کہ اس سوال کو چھوڑو۔ اگر یہ خدا اور الٰہ ہیں تو یہ فعل ان کا یہ بڑا بُت ہی ان سے کر سکتا تھا۔ تم ان شکستہ بتوں ہی سے ذرا پوچھ دیکھو۔ اگر وہ بات کرتے ہیں۔ مشرک اپنے دلوں میں سوچنے لگے اور کہنے لگے کہ درحقیقت تم ہی ظالم ہو۔ پھر سرنگوں اور شرمندہ ہو کر کہنے لگے کہ اے ابراہیم! یہ تو آپ پہلے جانتے ہیں کہ یہ بُت بات تو نہیں کرتے اس پر حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کہ پھر کیا تم اللہ کے سوا ایسے وجودوں کی عبادت کرتے ہو۔ جو تم کو ذرا نفع یا نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ تم پر افسوس ہے اور تمہارے معبودوں پر بھی حیف ہے کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے؟ انہوں نے کہا۔ کہ ابراہیمؑ کو آگ میں جلا دو۔ اور اس طرح اپنے معبودوں کی مدد کرو۔ اگر تم کچھ کر سکتے ہو۔ ہم نے کہا کہ اے آگ! تو ابراہیم کے لئے ٹھنڈک اور سلامتی کا موجب بن جا۔"

ان دو مقامات پر از راہ الیسا ہی اور بعض جگہ پر اللہ تعالےٰ نے اس گفتگو کا ذکر فرمایا ہے۔ جو حضرت ابراہیمؑ نے بتوں کے بارے میں اپنے چچا اور ساری قوم سے کی۔ اور نہایت مؤثر انداز میں ان پر دیوی دیوتاؤں کی بے بسی کو واضح فرمایا ہے۔ ہم بتا چکے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم بت پرست بھی اور ستارہ پرست بھی۔ حضرت ابراہیمؑ کو قوم کے ذہنوں سے زمینی اور اجرامی تمام معبودوں کا تصور دُور کرنا تھا۔ اور یہ نہایت مشکل کام تھا۔ حضرت ابراہیم نے دلیل اور برہان کے ذریعہ بھی ہر قسم کے معبودان باطلہ کی تردید فرمائی۔ اور پھر عملی طور پر بھی وہ رنگ اختیار کیا۔ جس سے زمین کے بتوں اور آسمان کے سورج چاند اور ستاروں کا بے حقیقت ہونا النقش فی الحجر کی طرح ذہن نشین ہو جائے۔ گویا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے "Theoritical" اور "Practical" دو طریق اختیار فرمائے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس کامل اتمام حجت سے کفار ساکت و گنگ رہ گئے۔

"قبولِ احمدیت کی دلچسپ سرگزشت"

صیغہ نشر و اشاعت کی طرف سے عنوان بالا کے تحت

ایک اہم کتاب کی اشاعت کا فیصلہ

از حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد ربوہ

جماعت احمدیہ میں شامل ہونے والے سینکڑوں نہیں ہزاروں ایسے خوش قسمت افراد ہیں جن کی سلسلہ حقہ میں شمولیت کی روداد خود ان کے لئے تو ایمان افزا ہے ہی۔ وہ دوسروں کی ہدایت وراہ نمائی کا موجب بھی بن سکتی ہے مگر افسوس کہ سلسلہ کے لٹریچر میں ایسی کوئی کتاب موجود نہیں۔ جس میں قبول احمدیت کے دلچسپ واقعات کو جمع کر دیا گیا ہو۔ نتیجہ یہ ہے کہ جماعت اپنی تاریخ کے ہزاروں قیمتی اوراق سے محروم ہے۔ بعض کتابوں میں ایک حد تک یہ مضمون ملتا ہے۔ مگر اپنی افادیت واہمیت کے باوصف ان سے یہ قومی تقاضا پورا نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا نظارت اصلاح وارشاد کے صیغہ نشر و اشاعت نے اس نوع کے قیمتی مجموعہ کے جلد شائع کرنیکا فیصلہ کیا ہے۔ اور میں اس اعلان کے ذریعہ احباب جماعت سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس قومی خدمت میں صیغہ نشر و اشاعت سے پورا پورا تعاون کرتے ہوئے خود بھی اولین فرصت میں احمدیت سے وابستہ ہونے کے مختصر مگر جامع حالات قلم بند کر کے صیغہ متعلقہ کو ارسال کریں اور اپنے حلقہ میں بھی اس کی پُرزور تحریک کریں تا سلسلہ احمدیہ کی ایک تاریخی امانت ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جائے۔ اور ان کا قبول حق دوسری لاکھوں سعید روحوں کو حق وصداقت کے جھنڈے تلے جمع کرنے کا باعث بنے۔

نوٹ ۱: جو احباب اس کتاب میں اپنے حالات کے ساتھ اپنا فوٹو بھی شائع کرانے کے خواہشمند ہوں وہ فوٹو کا بلاک یا اس کا خرچ صیغہ کو بھجوا دیں۔

۲: اس مجموعہ کی ترتیب و تدوین کے سلسلہ میں دوست اپنے قیمتی مشوروں سے بھی صیغہ کی بھاری مدد کر سکتے ہیں۔

امید ہے احباب جماعت اپنی ذمہ واری سے عہدہ برآ ہونے کے لئے اس طرف فوری توجہ فرمائیں گے۔ جن کی طرف سے اس قسم کے حالات پہلے اخبار میں شائع ہو چکے ہوں وہ بھی لکھ کر بھجوا دیں۔

دیکھئے ان آیات میں اس واقعہ کا ذکر ہے جب حضرت ابراہیمؑ پہلے کافی دیر تک اپنی قوم پر توحید کے بارے میں حجت قائم کرتے رہے۔ قوم عاجز و لاجواب ہوگئی مگر اپنی بات پر مُصِر رہی تب ابراہیمؑ نے اعلان فرمایا کہ میں تمہارے بتوں کے بارے میں اب ایک تدبیر کرنے والا ہوں۔ وقت زیادہ ہو چکا تھا اور حضرت ابراہیمؑ جیسا کہ لفظ سقیم کے ایک معنے بیمار بھی ہیں واقعی بیمار تھے اسی لئے جب انہوں نے ستاروں کو دیکھ کر "اِنّی سقیم" فرمایا تو سامعین بلا چون و چرا وہاں سے اٹھ کر چلے گئے۔ بعدازاں کچھ دیر آرام فرما کر حضرت ابراہیمؑ نے اپنے پروگرام کو یوں مکمل کیا کہ سارے بت توڑ دئے صرف بڑے بت کو محفوظ رکھا۔ اس تدبیر سے حضرت ابراہیمؑ کا مقصد یہ تھا کہ بت پرستوں کے سامنے بتوں کا خدا نہ ہونا عملی صورت میں واضح کر دیا جائے۔ چنانچہ یہ تدبیر کارگر ثابت ہوئی۔ بت پرستوں نے جب حضرت ابراہیمؑ کو مجلس میں بلا کر ان سے ان الفاظ میں سوال کیا:-

ءَاَنتَ فعلتَ ھٰذا بِاٰلِھَتِنَا یا ابراھیم۔ کیا تو نے ہمارے خداؤں سے یہ کارروائی کی ہے؟

تب وہ اصل موقعہ پیدا ہو گیا جس کی تلاش حضرت ابراہیمؑ کو تھی۔ چنانچہ وہ بڑے دلبرانہ انداز میں گویا ہوئے۔ تم یہ سوال مجھ سے کیوں کر رہے ہو کیا اس سوال کی بھی ضرورت ہے؟ اگر یہ واقعی خدا ہیں جیسا کہ تم اب تک کہہ رہے ہو تو ان کو توڑنے کا کام میں ایک عاجز انسان کیسے کر سکتا ہوں؟ تمہارے عقیدہ کے مطابق تو یہ کام ان کا بڑا معبود ہی کر سکتا تھا اور دیکھو وہ چھوٹے خداؤں کو توڑ پھوڑ کر خود صحیح و سلامت موجود ہے۔ اب آسان راہ یہ ہے کہ مجھ سے پوچھنے کی بجائے ان ٹوٹے ہوئے بتوں سے یہ دریافت کر لو کہ کس نے ان کو توڑا ہے۔ میں نے توڑا ہے یا اس بڑے بت نے۔ یہ خاص اندازِ کلام اتنا مؤثر اور اس قدر دلنشین تھا کہ بت پرست سوچنے پر مجبور ہوگئے اور ذرا سے غور سے انہیں شرمندگی محسوس کرتے ہوئے کہنا پڑا کہ اے ابراہیم یہ تو سب کو معلوم ہے کہ ان بتوں میں قوتِ گویائی نہیں ہے۔ اب کیا تھا حضرت ابراہیمؑ نے فی الفور ایک بھرپور وار کیا کہ ایسے بے حقیقت کو پوجنا حماقت نہیں تو اور کیا ہے؟

کتنی حیرت کی بات ہے کہ حضرت ابراہیم کے دشمن ان کے فقرہ

بل فعلہٗ کبیرھم ھٰذا فاسئلوھم ان کانوا ینطقون

کو جھوٹ یا غلط بیانی پر محمول قرار نہیں دیتے اور انہیں یہ نہیں کہتے کہ ایک تو آپ نے ہمارے معبودوں کو توڑ پھوڑ کر رکھ دیا ہے اور دوسرے اب غلط بیانی کر رہے ہیں۔ دراصل کفار اور مشرکین حضرت ابراہیمؑ کے لہجہ کو سن رہے تھے۔ ان کے چہرہ کو دیکھ رہے تھے۔ ان کے اندازِ بیان کو محسوس کر رہے تھے اس لئے وہ حضرت ابراہیمؑ پر الزام دینے کی بجائے خود شرمندہ و نادم تھے۔ کتنی حیرت کی بات ہے کہ جو بات حضرت ابراہیم کے شدید ترین دشمنوں کو نہیں سوجھی وہ علماء نے اپنی تفسیروں میں درج کر دی ہے۔ خدا تعالیٰ تو حضرت ابراہیمؑ کو صِدّیقاً نبیّاً قرار دیتا ہے گویا ان سے کذب کا صدور ناممکن تھا مگر علماء اور مفسرین کی ایک جماعت محض ابراہیمی اندازِ کلام کو نہ جاننے کے باعث ان کو جھوٹ بولنے والا یا کم از کم تین جھوٹوں کا مرتکب قرار دیتی ہے۔ یا للعجب!

حضرت ابراہیمؑ کے اپنے گھرانے کا یہ بُت خانہ تھا۔ ان بُتوں کو چُور چُور کرنے سے انہیں مالی طور پر کچھ نقصان ہوا ہوگا۔ مگر انہوں نے شرک کے خلاف اور بُت پرستی کی تردید میں اس طریق سے جو دلیل قائم کی ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اس دلیل کی قوت کے سامنے سب مشرکین کی گردنیں جھک گئیں اور وہ سراسر لاجواب ہو کر رہ گئے۔ افسوس کہ لوگوں نے حضرت ابراہیمؑ کے کلام کو نہ سمجھنے کی وجہ سے اس معصوم پر بہت ظلم کیا ہے۔ صلی اللہ علیٰ ابراھیم وعلیٰ آلہٖ

(باقی)

موصیوں کا ریکارڈ مکمل کرنے میں امداد فرمائیں

امراء و صدر صاحبان سے ضروری التماس

دفتر بہشتی مقبرہ کا ریکارڈ اس لحاظ سے بھی ہر وقت مکمل رہنا چاہئیے اور مکمل رکھنے کی کوشش بھی کی جاتی ہے کہ زندہ موصی اصحاب کی تعداد کتنی ہے اور وفات یافتہ کتنے ہیں۔ لیکن اس جہت سے ہمارا ریکارڈ ایسا نہیں ہے جیسا ہونا چاہئیے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض موصی اصحاب جو بیرونی جماعتوں اور بیرونی ممالک میں وفات پا جاتے ہیں اور جن کو دفن کرنے کے لئے ربوہ نہیں لایا جا سکتا بلکہ وہ مستقل طور پر وہاں ہی دفن کر دیئے جاتے ہیں جہاں ان کی وفات ہوتی ہے۔ ان کے ورثاء اور مقامی عہدہ دار بالعموم ہمیں وفات کی اطلاع نہیں دیتے اس لئے ان کو بھی عدم علم کی وجہ سے دفتری ریکارڈ میں زندوں میں شمار کیا جاتا ہے جو درحقیقت صحیح نہیں ہوتا اور ان کے نام دفتر سے بعض مطالبات و اطلاعات جاری ہوتی رہتی ہیں۔ تب بالآخر دیر کے بعد جا کر پتہ چلتا ہے کہ وہ صاحب تو فلاں سنہ میں فلاں جگہ فوت ہو گئے تھے اور فلاں جگہ مستقل طور پر یا امانتاً دفن ہیں۔ ایسی کئی مثالیں وقتاً فوقتاً دفتر کے علم میں آتی رہتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس طرح دفتر کا ریکارڈ لازماً نامکمل اور غیر تسلی بخش رہتا ہے جو ایک سقم ہے

لہٰذا مقامی جماعتوں کے امراء و صدر صاحبان سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ یہ ذمہ داری قبول فرمائیں کہ وفات یافتہ موصی اصحاب (جن کو دفن کرنے کے لئے ربوہ نہ لایا جا سکے بلکہ ان کو مقامی طور پر ہی دفن کر دیا جائے) کی وفات کی اطلاع مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ جلد از جلد دفتر بہشتی مقبرہ کو دیدیا کریں۔

(۱) متوفی یا متوفیہ معہ ولدیت یا زوجیت (۲) نمبر وصیت۔ (۳) سکونت (۴) تاریخ وفات (۵) کتنا عرصہ اور کس عارضہ میں بیمار رہے (۶) کہاں دفن کیا گیا۔ (۷) مستقل یا امانتاً (۸) نام وارث (معہ پتہ) جس کے ساتھ خط و کتابت کی جا سکے۔

امید ہے کہ امراء و صدر صاحبان خود اپنی زیر ہدایت دفتر کو یہ ضروری کوائف ایسے مواقع پر دے کر ممنون فرمایا کریں گے اور ورثاء پر اس بات کو نہیں چھوڑیں گے۔ کیونکہ اس وقت وہ صدمہ خوردہ اور پریشان ہوتے ہیں اور اس وجہ سے اگر ان کی طرف سے اطلاع دیر سے ملے یا مطلق ہی نہ ملے تو تعجب نہیں۔

اس وقت بھی جن اصحاب کے علم میں کوئی وفات یافتہ موصی ہوں یا مستقل طور پر بہشتی مقبرہ ربوہ سے باہر کسی دوسری جگہ دفن ہوں تو وہ اصحاب ان کے اسماء سے مندرجہ بالا کوائف کے ساتھ مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

جماعت احمدیہ کا اڑسٹھواں جلسہ سالانہ

مورخہ ۲۲-۲۳-۲۴ جنوری ۱۹۶۰ء کو

بمقام ربوہ منعقد ہوگا

جماعت احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ کی تاریخوں میں تبدیلی منظور فرمائی ہے۔ اب جلسہ سالانہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۵۹ء کی بجائے مورخہ ۲۲-۲۳-۲۴ جنوری ۱۹۶۰ء (بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار) کو ہوگا انشاءاللہ تعالیٰ

احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں جلسہ میں شامل ہوں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

ولادت

مورخہ ۱۷ و ۱۸ دسمبر کی درمیانی رات کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مکرم کیپٹن ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ایم۔سی کو حرم ثانی سے سات بچیوں کے بعد فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر اور صحت عطا فرمائے اور خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

خاکسار نے ایک امتحان دیا ہے بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین

(بشیر محمود دھرم پورہ۔ ....پور)

بنیادی جمہوریتیں ــــ اور ــــ خواتین

(بیگم اے بی فاروق احمد صاحب اویسی)

موجودہ حکومت مبارکباد کی مستحق ہے اور ملک کے نہایت پیچیدہ مسائل کو بڑی عمدگی سے حل کر رہی ہے انقلاب اکتوبر سے پہلے قبل اس ملک میں جو جمہوریت قائم تھی۔ اس میں ملک کے آٹھ کروڑ باشندوں کا کوئی حصہ نہ تھا اور ان آٹھ کروڑ باشندوں کی آواز اونچے ایوانوں تک پہنچنے ہی نہ پاتی تھی۔ ۸ر اکتوبر کے انقلاب نے اس نام نہاد جمہوریت کا بھی خاتمہ کر دیا۔

انقلابی حکومت نے اس نام نہاد جمہوریت کو ختم کرنے کے بعد ایسی جمہوریت کے قیام کا بیڑا اٹھایا جو آٹھ کروڑ باشندوں کی سمجھ میں آ سکے اور جسے وہ خود چلا سکیں یہ نیا نظام حکومت جس کے اب انتخابات ہونے والے ہیں بنیادی جمہوریتوں کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

جیسا کہ اس نام سے ظاہر ہے کہ یہ نظام گاؤں سے شروع ہوگا۔ وہ گاؤں جو پہلے کسی شمار و قطار میں بھی نہ تھے۔ وہ اب اپنے بھلے کے لئے خود کام کر سکیں گے۔ جہاں پہلے انہیں کسی بھی کام کے لئے دوسروں کی خدمات حاصل کرنا پڑتی تھیں۔ اب وہ ان معاملوں میں خود پہل اور حکومت اُن کے ساتھ ہر قسم کا تعاون کرے گی۔

اب ان انتخابات میں ہر کوئی شخص حصہ لے سکے گا۔ اب امارت کا سوال نہیں قابلیت ہی معیار تصور کی جائے گی جو بھی اہل ہوگا چن لیا جائے گا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ بنیادی جمہوریتوں میں ہماری خواتین کا کیا مقام ہوگا۔ ان کی ذمہ واریاں اور فرائض کیا ہوں گے اور وہ اس نظام کو کامیاب بنانے کے لئے کیا کچھ کر سکتی ہیں؟

۸ر اکتوبر ۱۹۵۸ء سے قبل اس ملک میں جو ہلڑبازی ہوتی رہی ہے وہ سارے لوگ شریک تھے جن کو ووٹ کا حق حاصل تھا جنہوں نے ووٹ دیتے وقت یہ نہیں سوچا تھا کہ وہ بھیڑیوں کو بھیڑوں کا رکھوالا مقرر کر رہے ہیں۔ میری بہنیں بھی اس میں برابر کی شریک تھیں کیونکہ ووٹ ہم عورتوں نے بھی دیا تھا۔

یہ صحیح ہے کہ اس دور میں انتخابات منصفانہ نہیں ہوتے تھے۔ بعض بہنیں مجبوری کی حالت میں اپنے ووٹ کو صحیح طور پر استعمال نہ کر سکی ہوں گی اور حقیقت بھی یہی ہے کہ اس دور کے انتخابات کونسی ایسی دھاندلی تھی جو روا نہ رکھی گئی ہو اور وہ کونسا ایسا حربہ تھا جو استعمال نہ کیا گیا ہو سرکاری ملازموں پر ناجائز دباؤ ڈالا گیا۔ اور اُن سے کہا گیا ہے وہ اپنے ماتحتوں اور خویش اقرباء سے بھی کسی فلاں آدمی کے لئے ہر قیمت پر ووٹ حاصل کریں ایسے حالات میں وہ خواتین جو بلدیات یا سرکاری ملازمتوں میں تھیں ان دھاندلیوں سے مستثنےٰ نہیں تھیں۔ مثلاً جو خواتین محکمہ تعلیم میں تھیں ان سے کہا جاتا کہ وہ اپنے شاگردوں سے کہدیں کہ فلاں کے حق میں ووٹ ڈالیں اور یہی حال دوسرے محکموں میں تھا جہاں خواتین ملازم تھیں یا ان خواتین پر اثر تھا جو کہیں بھی ملازم نہ تھیں یہ ٹھیک رہے کہ ایسے حالات میں کوئی شخص بھی دیانتداری سے ووٹ کا صحیح اور جائز استعمال نہیں کر سکتا تھا اور ایماندار کرنے والے کو یہ سودا مہنگا پڑتا تھا۔ حتی کہ ملازمت سے ہاتھ دھونے پڑ جاتے تھے

آج حالات یکسر تبدیل ہیں موجودہ حکومت خلوص سے پاکستان کی ترقی اور استحکام کی خواہاں ہے۔ ہر شخص جانتا ہے کہ موجودہ حکومت اس امر کی خواہاں ہے کہ ووٹ کا صحیح استعمال کیا جائے۔ موجودہ حکومت کی اس سے زیادہ فراخدلی اور کیا ہو سکتی ہے کہ عوام کو یہ حق دیا جا رہا ہے کہ اپنے نمائندے آپ منتخب کریں ان خوشگوار حالات میں فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اگر ہم نے اس غنیمت موقعہ سے فائدہ نہ اٹھایا تو یاد رکھئے یہ بے پروہی اور غفلت نہیں ہوگی بلکہ نہ صرف اپنے ملک سے غداری ہوگی بلکہ اپنی قوم اپنی ذات اور اپنی آنے والی نسلوں سے غداری ہوگی جو لوگ ہمارا خون چوس چکے ہیں ان کا خاتمہ کرنا اب ہمارا فرض ہوگیا ہے جو ہماری مشکلات کا باعث بنے اور ملک کو تباہی پر لا کھڑا کیا اور ہمیں دونوں ہاتھوں سے لوٹا ہے وہ ہمارے اور ہمارے ملک کے دوست نہیں تھے بلکہ دشمن تھے اب ہمیں انہیں کاٹ پھینکنا چاہیئے۔

بنیادی جمہوریتوں کے قیام کا پہلا مرحلہ جاری ہے اور چند ہفتوں میں ان اداروں کے قیام کے لئے انتخابات ہونے والے ہیں۔ یقین مانئے یہ اس قسم کے انتخابات نہیں ہیں جن کے متعلق ہم سنتے ہیں یا جو ہم نے انقلاب سے پہلے دیکھے ہیں۔ یہ انتخابات بے شک پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ اصولی اور دیانتدارانہ ہوں گے ان میں کسی قسم کی سرکاری یا غیر سرکاری مداخلت برداشت نہیں کی جائے گی اور اس سلسلے میں مغربی پاکستان کی حکومت کے چیف سیکرٹری نے حال ہی میں ایک گشتی مراسلے کے ذریعہ سرکاری ملازموں کو تنبیہہ کی ہے کہ وہ انتخابات میں قطعاً کوئی مداخلت نہ کریں۔ بلکہ لوگوں کو سابقہ دور کے انتخابات کی تلخ یادگاروں کے نقوش کو مٹانے کی کوشش کریں۔ چیف سکرٹری نے مزید کہا ہے کہ جو بھی سرکاری ملازم اس کی خلاف ورزی کرے گا۔ اسے سخت ترین سزا دی جائے گی۔

صدر مملکت پاکستان بارہا یہ یقین دلا چکے ہیں کہ انتخابات ہر قسم کی مداخلت سے پاک ہوں گے دیکھئے اس سے بڑی اور کیا ضمانت ہو سکتی ہے کہ ایک ملک کا سربراہ وہ سربراہ جس نے پاکستان کو تباہی سے بچا لیا یہ ضمانت دے رہا ہے کہ انتخابات آزادانہ ہوں گے۔

لہذا اب میری بہنوں میں کھرے اور کھوٹے کو پہچاننے کی قوت ہونی چاہیئے پرانے شکاری لاکھ بھیس بدل کر بھی آئیں تو ان سے دھوکا نہیں کھانا چاہیئے۔ آزمائے ہوئے کو آزمانا ایک بہت بڑی بھول ہے اور یہ دانشمندی نہیں۔

ہم سب کا ووٹ صرف ایسے امیدوار کو ہونا چاہیئے جس کے دل میں وطن و قوم کی خدمت کا جذبہ موجزن ہو جس کی اہلیت مصدقہ ہو اور اس کی قابلیت مسلمہ وہ دیانتدار ہو اس کا ماضی بے داغ ہو اور کسی تحریص یا لالچ کا شکار نہ ہو۔ اور حقیقی معنوں میں ہماری نمائندگی کر سکے۔

ایک بات اور بھی یاد رکھئے کہ ذاتی چپقلشیں، رنجشیں اور ناراضگیاں آپ کو اس شخص کو ووٹ دینے سے نہ روک سکیں جو ووٹ کا حقدار ہو۔ آپ کی ذاتی مصلحتیں کچھ سہی آپ کے ذاتی خیالات دوسروں سے مختلف ہوں لیکن ملکی اور قومی وقار کا خیال بہر حال پہلے ہونا چاہیئے۔ ایسے امیدوار کو ووٹ دینا اپنا فرض سمجھیں جو قوم کی خدمت کر سکتا ہو اگرچہ وہ آپ کا مخالف ہو اس کی قطعاً پرواہ نہ کیجئے۔ میں سمجھتی ہوں ہماری رائے میں نسل، رنگ اور برادری کی دھڑے بندیوں کو دخل بھی نہیں دینا چاہیئے۔ اگر ہم ان قیود میں بھی پڑ گئے تو پھر ہماری ساری جدو جہد رائیگاں جائے گی۔ جس کے لئے انقلابی حکومت کام کر رہی ہے "

انقلاب سے قبل بعض بہنوں نے جعلی ووٹ بھگتانے کا اگر کمال کر دکھایا تھا تو اب حقدار کو ووٹ دینے میں کمال کر دکھایئے اور یہ ثابت کر دکھایئے کہ دیانتداری کی حکومت میں ہم بھی دیانتداری کو ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔

موجودہ حکومت کے دور میں ہماری غیرت، شرافت اور حمیت جاگ اٹھی ہے خدا تعالے نے ہمیں یہ موقعہ دیا ہے کہ ہم اس ملک کی قسمت سنوار دیں اب جبکہ خود موجودہ حکومت دیانتدار نمائندے منتخب کرنے کی دعوت دے رہی ہے اپنی ذمہ واری سے عہدہ برآ نہ ہوئے تو یہ ہمارا قصور ہوگا۔

آیئے ہم تہیہ کریں کہ ہم صرف ملک و ملت کی سربلندی میں ہی حصہ دار ہوں گی۔ اس کے علاوہ نہیں۔

(محکمہ تعلقات عامہ ملتان ڈویژن)

درخواستہائے دُعا

(۱) "خاکسار کی نانی اماں اہلیہ حضرت حافظ سید عبدالمجید صاحب مرحوم آف منصوری حال ربوہ کو پچھلے دنوں پیچش کی شدید تکلیف ہو گئی تھی۔ جس کی وجہ سے بہت کمزوری ہو گئی۔ گو اب پیچش کو تو آرام ہے مگر کمزوری بدستور ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ کامل صحت و تندرستی عطا فرمائے"

(۲) میرے بھائی جان مکرم عبدالسلام صاحب اختر ایم۔ اے کو کئی یوم سے پیٹ کے درد کی تکلیف ہے۔ جو بعض دفعہ شدت اختیار کر جاتی ہے۔ تشخیص سے معلوم ہوا ہے کہ انتڑیوں میں کسی جگہ زخم ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا کرے۔

شاہد احمد ابن چوہدری علی احمد صاحب بی اے بی ٹی ربوہ

مجالس خدام الاحمدیہ کی توجہ کے لئے

خدام جلسہ سالانہ کے موقع پر اپنے نام پیش کریں

الفضل کے ذریعہ مجالس ہائے خدام الاحمدیہ سے اپیل کی گئی تھی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد خطبہ جمعہ مورخہ ۱۹ ستمبر ۵۸ء کے پیش نظر ہر جماعت کو ۲۵ فیصدی خدام مہیا کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ اس ضمن میں متعدد مجالس کی طرف سے ایسے خدام کی فہرستیں موصول ہو چکی ہیں جو جلسہ سالانہ کے ایام میں رضاکارانہ طور پر اپنی خدمات پیش کرنا چاہتے ہیں۔ اب جلسہ سالانہ کی تاریخوں کی تبدیلی کی وجہ سے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ ایسے خدام بجائے ۲۳ دسمبر ۵۹ء کے ۲۰ جنوری ۱۹۶۰ء تک ربوہ پہنچ کر دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں اپنے آنے کی اطلاع کریں۔

(مہتمم عمومی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۔ ربوہ)

جلسہ سالانہ کے موقع پر مختلف زبانوں میں تقاریر

غیر ملکی زبانیں جاننے والے اور تقاریر لینے والے احباب توجہ فرمائیں۔ گذشتہ سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ۵۲ مختلف زبانوں میں جو تقاریر کروائی گئی تھیں انہیں احباب نے بہت پسند کیا تھا اور حاضری توقع سے کہیں زیادہ تھی۔ پریس نے بھی اس اجلاس کو اہمیت دی تھی۔ چنانچہ خبررساں ایجنسیوں کی وساطت سے اس کی روئیداد ملکی اور غیر ملکی اخبارات میں شائع ہوئی تھی۔ ایسٹ افریقن ٹائمز اور ریویو آف ریلیجنز میں اس اجلاس میں شامل ہونے والے احباب کا گروپ فوٹو شائع ہوا۔ اور مکرم نور محمد صاحب نسیم سیفی رئیس التبلیغ مغربی افریقہ نے اسے ۱۹۶۰ء کے احمدیہ کیلنڈر میں نمایاں جگہ دی ہے۔

مولانا عبدالماجد صاحب دریا آبادی نے اپنے مؤقر جریدہ صدق جدید میں "مشنری نیز ملو" کے عنوان کے ماتحت ادارتی نوٹ میں لکھا:۔

"قادیانیوں کے سارے عیب ایک طرف اور فعالیت تبلیغی جوش و سرگرمی دوسری طرف تو بھاری یہی دوسرا پلّہ رہے گا"

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں ہماری ان مساعی کا اچھے الفاظ میں ذکر فرمایا ہے۔

ہماری کوشش ہے کہ امسال اسے پہلے سے بھی زیادہ کامیاب بنائیں۔ لہٰذا جو احباب کوئی غیر ملکی زبان جانتے ہوں اور ۲۲ جنوری کی شام کو اس میں حصہ لینا چاہتے ہوں وہ ۱۵ جنوری تک تحریری طور پر اطلاع دیں۔ تاکہ ان کا نام بھی پروگرام میں شامل کر لیا جائے۔ جو احباب تصاویر وغیرہ لینا چاہتے ہوں وہ بھی اپنے اسماء سے مطلع فرمائیں۔ اس سلسلہ میں آپ کے مفید مشورے بھی شکریہ کے ساتھ قبول کئے جائیں گے۔

(مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

میری والدہ محترمہ راجہ بی بی صاحبہ ۱۲/۱۳ ۵۹ء کو بمقام چھور ۱۱ بجے دن کو وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ کا جنازہ ۱۲/۱۴ ۵۹ء کو ربوہ لایا گیا اور مرحومہ بہشتی مقبرہ میں قطعہ صحابہ میں مدفون ہوئیں۔ مرحومہ نے اپنی ساری عمر بچوں اور عورتوں کو قرآن کریم پڑھانے میں گزاری۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پرانی صحابیات میں سے تھیں۔ احمدیت اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شیدائی تھیں۔ اور ہر وقت حضور کی صحت اور درازیٔ عمر اور ترقی احمدیت کے لئے دردِ دل سے دعائیں کرتی رہتی تھیں۔

احباب جماعت، صحابہ کرام اور درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ والدہ مرحومہ کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے تین لڑکے اور ایک لڑکی یادگار چھوڑے ہیں۔

(محمد اقبال سب انسپکٹر سیالکوٹ)

(۲) میرا داماد عزیزم عبدالغفور بٹ نیروبی ایسٹ افریقہ میں کار کے حادثہ سے زخمی ہو کر مورخہ ۱۵ دسمبر کو بہ رضائے الٰہی فوت ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

احباب کرام و درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

عزیزم مرحوم نے اپنے پیچھے پانچ بچے اور ایک بیوہ (میری لڑکی) چھوڑی ہے۔ ان کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کا ہر حال میں حافظ و ناصر ہو۔ نیز احباب جماعت سے غائبانہ نماز جنازہ پڑھنے کی درخواست ہے۔

(عبدالرحیم بٹ احمدی نیا محلہ عیدگاہ جہلم)

لفظ زکوٰۃ کے معنی

لفظ زکوٰۃ کے مادہ میں پاکیزگی۔ خوشحالی۔ کثرت۔ زیادتی اور حفاظت مال کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ نیز الزکوٰۃ کے معنی ہیں:۔

صَفْوَةُ الشَّيْءِ ۔ اعلیٰ درجہ کی چیز

طَاعَةُ اللهِ ۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت ۔ مَا اَخْرَجْتَهٗ مِنْ مَالِكَ لِتُطَهِّرَهٗ بِهٖ ۔ یعنی مال کا وہ حصہ جو بطور زکوٰۃ کے نکالا جاتا ہے تاکہ باقی مال پاک ہو جائے۔

وَقِيْلَ سُمِّيَتِ الصَّدَقَةُ بِالزَّكٰوةِ لِاَنَّهَا تَزِيْدُ فِي الْمَالِ الَّذِيْ تُخْرَجُ مِنْهُ وَتُوَفِّرُهٗ وَتَقِيْهِ مِنَ الْاٰفَاتِ

اور صدقہ کا نام اس لئے زکوٰۃ رکھا گیا ہے کیونکہ جس مال سے زکوٰۃ نکالی جاتی ہے وہ مال میں برکت ڈالتی ہے اور اس کو بڑھاتی ہے اور اسے آفات سے بچاتی ہے۔

(ناظر بیت المال ۔ ربوہ)

چندہ تحریک جدید اور انصار اللہ

انصار اللہ کے گذشتہ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ایک پیغام خصوصی میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انصار اللہ سے خطاب فرماتے ہوئے فرمایا:۔

"پس میں تحریک کرتا کہ آپ آئندہ سال تحریک کے لئے وعدے لکھوائیں اور اپنے شہروں میں جا کر تمام احمدیوں سے لکھوائیں تاکہ تحریک جدید کا چندہ نہ صرف کروڑ بلکہ کروڑوں ہو جائے۔"

ہمیں یقین ہے کہ جہاں انصار اللہ تحریک جدید کے لئے اپنے وعدوں میں معتدبہ اضافہ فرما رہے ہوں گے وہاں وہ دیگر احباب کو بھی اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی ترغیب دے رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں میں برکت دے۔ آمین۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ۔ ربوہ)

تصحیح

اخبار الفضل مورخہ ۳۰ اگست ۵۹ء میں محترم عمر دین صاحب کی وصیت ۱۵۳۶۰ شائع ہوئی ہے جس میں ۹۵۲۰/- روپے شائع ہوئے ہیں۔ اصل میں یہ رقم ۹۸۲۰/- روپے ہے۔ اسی طرح بلاک جی شائع ہوا ہے اس کی بجائے بلاک آئی ہے احباب ہر دو کی تصحیح فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

تعمیر فنڈ انصار اللہ

کیا آپ اپنے وعدہ کی رقم پوری کر چکے ہیں؟

مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور اراکین کے تعاون سے مجلس کے مرکزی دفاتر اور ہال کی تعمیر کر دی ہے۔ مجلس کے صدر محترم کی انتھک محنت اور ذاتی نگرانی کے نتیجہ میں یہ عمارت نہایت عمدہ اور مضبوط تعمیر ہوئی ہے۔ گذشتہ اجتماع کے موقعہ پر جو احباب تشریف لائے تھے وہ عمارت کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے تھے۔ اب اس کی تکمیل قرضہ کی ادائیگی کوارٹروں کی تعمیر اور پانی کا انتظام اور احاطہ کی ڈیمارکیشن کا کام باقی ہے۔ مجلس شوریٰ نے مختلف حلقے تقسیم کر کے ہر حلقہ کے ذمہ کچھ رقم مقرر کر دی تھی۔ آپ اپنے حلقے کا جائزہ لیں۔ کیا آپ موعودہ رقم پوری کر چکے ہیں؟ اگر نہیں تو بقایا جلد وصول کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ تاکہ اس کام کو مکمل کیا جا سکے اور مرکزی عہدہ داران اپنی توجہ دوسرے کاموں کی طرف مبذول کر سکیں۔ سالانہ اجتماع پر آپ یہ عزم لے کر گئے تھے کہ آپ تعمیر فنڈ کی پوری رقم آخر دسمبر تک ضرور بھجوا دیں گے۔ اسے عملی جامہ پہنا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ۔ ربوہ)

درخواست دعا:۔ خاکسار عرصہ چھ ماہ سے پاؤں میں زخم کی وجہ سے چلنے پھرنے سے معذور ہے۔ اکیلا کمانے والا ہوں۔ چھ بچے چھوٹے چھوٹے ہیں۔ بہت تکلیف کی حالت میں ہوں۔ احمدی بھائیوں اور بہنوں سے درمندانہ دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

(اسید علی حبیب میرپور مہاجر کالونی ڈھاکہ مشرقی پاکستان)

نیا آئین اسلامی نظریات کا آئینہ دار ہوگا

"پارلیمنٹ کے لئے براہ راست انتخاب کا طریقہ منظور نہیں کیا جائیگا" (صدر ایوب)

بہاولپور ۱۸ دسمبر:- صدر محمد ایوب خان نے بتایا ہے۔ کہ پاکستان کا نیا آئین اسلامی اصولوں کی عکاسی کریگا۔ آپ نے کہا۔ کہ آئین کمیشن جن ماہرین پر مشتمل ہوگا۔ وہ پاکستانی ہوں گے۔ اور انہیں اسلامی معاملات کے بعض ماہرین کی امداد حاصل ہوگی۔ چنانچہ آئین کمیشن کے ماہر جو آئین تیار کریں گے۔ اس میں اسلامی رنگ ہونا قدرتی بات ہے

صدر ایوب نے آئین میں ردّ و بدل کی گنجائش رکھنے کی حمایت کی۔ آپ نے کہا کہ پارلیمنٹ کے لئے براہ راست انتخاب کا طریقہ کبھی اختیار نہیں کیا جائے گا۔ آپ نے یہ رائے ظاہر کی کہ پاکستان کے لئے پارلیمانی نظام کے مقابلے میں صدارتی نظام زیادہ مناسب رہے گا۔

صدر ایوب خان نے کل صبح بہاولپور کے سرکٹ ہاؤس میں منتخب شہریوں کے اجتماع سے خطاب کیا۔ آئین میں اسلامی اصولوں کا ذکر کرتے ہوئے صدر نے کہا۔ کہ گو اسلامی اصول بنیادی طور پر تبدیل نہیں ہو سکتے۔ لیکن انہیں عملی جامہ پہنانے کا طریقہ وقت گزرنے کا ساتھ بدلتا رہتا ہے آپ نے کہا دنیا بڑی تیزی سے ترقی کر رہی ہے۔ اور خلا کے دور کا آغاز ہو رہا ہے اب پسماندگی اور جمود مہلک ثابت ہونگے

صدر نے اس رائے سے اتفاق نہ کیا کہ دوسرے اسلامی ملکوں کے ماہرین کو بھی آئین سازی کے کام میں شامل کیا جائے آپ نے کہا کہ آئین کسی ملک کا بنیادی قانون ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ اسے ملک کے خاص حالات اور تقاضوں کے مطابق ہونا چاہیئے۔

ملتان این ڈبلیو آر انسٹی ٹیوٹ میں منتخب شہریوں کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے صدر نے کہا۔

"سابقہ تجربہ نے میرے اس یقین کو اور پختہ کر دیا ہے کہ پارلیمنٹ کے انتخاب کے لئے سب بالغوں کو رائے دہی کا حق دینا مناسب نہیں ہوگا۔ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے صدر نے کہا "اگر آئین کمیشن نے پارلیمنٹ کے لئے براہ راست انتخابات کا طریقہ اختیار کرنے کی سفارش کی تو کابینہ کبھی اسے منظور نہیں کریگی۔

صدر نے کہا کہ سابقہ واقعات نے یہ بات اچھی طرح واضح کر دی ہے کہ پارلیمانی نظام ملک کے مزاج کے مطابق نہیں آپ نے کہا "مجھے خدا اور پاکستانی عوام کے سامنے جواب دہی کرنا پڑیگی" اس لئے میں کسی کمیشن کی کوئی غلط سفارش قبول نہیں کروں گا (صدر سے یہ سوال پوچھا گیا تھا۔ کہ ملک بھر کی یونین کونسلوں کے آٹھ ہزار ارکان پارلیمنٹ کا انتخاب کریں گے یا اس انتخاب میں تمام بالغ حصہ لیں گے)

بہاولپور میں صدر سے پوچھا گیا کہ آیا یونین کونسلوں کے ووٹروں کو یہ حق حاصل ہونا چاہیئے کہ وہ اپنی دو تہائی اکثریت سے کسی شخص کو یونین کونسل کی رکنیت سے محروم کر دیں۔ صدر نے جواب دیا "یہ حق اس لحاظ سے پہلے ہی موجود ہے کہ تحصیل کونسل کے ارکان یونین کونسل کے کسی رکن کی نااہلی یا بداعمالی کی بناء پر اسے علیحدہ کرنے کی سفارش کر سکتے ہیں۔ ویسے بھی ووٹروں کو یہ حق حاصل ہوتا ہے۔ کہ وہ ایسے لوگوں کو دوبارہ منتخب نہ کریں۔

ایک سوال پر صدر نے کہا کہ یونین کونسلوں کے نامزد ارکان چیئرمین منتخب ہو سکتے ہیں۔ بشرطیکہ انہیں مطلوبہ تعداد میں ووٹ مل سکیں۔

صدر سے سوال کیا گیا کہ بنیادی جمہوریتوں کے امیدواروں کے لئے تعلیمی قابلیت ضروری کیوں قرار نہیں دی گئی۔ صدر نے جواب دیا "ایک ایسے ملک میں ایسا ممکن نہیں۔ جہاں پڑھے لکھے لوگوں کی تعداد بمشکل پندرہ بیس فیصد ہو ویسے بھی اس حقیقت کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ کہ بعض دیہاتی غیر تعلیم یافتہ ہونے کے باوجود بڑا سیاسی شعور رکھتے ہیں۔ لہٰذا انہیں بنیادی جمہوریتوں کی سکیم میں شرکت سے محروم کرنا ایک ناانصافی ہوتی" — صدر نے یاد دلایا کہ ان پڑھ لوگوں کے مقابلے میں نام نہاد تعلیم یافتہ لوگوں نے دوسرے عوام کو زیادہ مصیبتوں میں مبتلا کیا ہے۔ اس کے برعکس ناخواندہ لوگ ملکی دفاع کے لئے ہمیشہ پیش پیش رہے۔ اور وہ پاکستان کی خاطر اپنے جان و مال کی قربانی دینے کے لئے بھی تیار رہے ہے۔

نامزد ارکان

صدر سے پوچھا گیا "اس امر کی کیا ضمانت ہے۔ کہ پولیس اور سرکاری افسروں کی سفارش پر نامزد ہونیوالے ارکان حکومت کے جی حضوری نہیں ہوں گے"۔ صدر نے کہا کہ ایسے اندیشے بے بنیاد ہیں۔ آپ نے کہا کہ یونین کونسلوں کے ارکان نامزد کرنے کے لئے حکومت کو اپنی مشینری سے مشورہ کرنا ہی پڑیگا اور حقیقت یہ ہے۔ حکام کو یہ پریشانی لاحق ہے کہ نامزدگی کے لئے مناسب افراد کیونکر تلاش کئے جائیں۔

صدر نے کہا کہ نامزدگیوں کے ذریعہ اقلیتوں۔ خواتین، مزدوروں اور ریٹائرڈ تاجروں کو بھی نمائندگی مل سکیگی اس سلسلے میں حکومت کے سامنے واحد معیار یہ ہوگا۔ کہ نامزد ہونے والے ارکان عوام اور یونین کونسل کی خدمت کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ یا نہیں۔

ایک سوال پر صدر نے بتایا کہ ابھی یہ طے کرنا باقی ہے کہ ٹاؤن کمیٹیوں اور میونسپل کمیٹیوں کے باہمی تعلق کی نوعیت کیا ہوگی۔

صدر نے بتایا کہ یونین، تحصیل یا ڈسٹرکٹ کونسلیں کمشنر کی منظوری کے بغیر کوئی ٹیکس عائد نہیں کر سکیں گی۔

صدر نے کہا کہ چیئرمین کا انتخاب پانچ سال کے لئے ہوگا۔ آپ نے ایک سوال کرنے والے کی اس رائے سے اتفاق کیا کہ یونین کونسل کے ارکان کو چیئرمین کے خلاف عدم اعتماد کی قرارداد منظور کرنے کا اختیار ہونا چاہیئے۔

صدر سے دریافت کیا گیا کہ آیا کنٹونمنٹ بورڈ بنیادی جمہوریتوں کے اداروں سے الگ ہوں گے۔ صدر نے اس سوال کا جواب "ہاں" میں دیا۔ آپ نے کہا کہ کنٹونمنٹ بورڈوں کا انتظام حسب سابق ہوتا رہے گا۔ ان کا کام اطمینان بخش رہا ہے۔ لہٰذا اس سلسلے کو منقطع کرنے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔

غیر ملکی ماہروں کی بجائے فنی اور سائنسی سامان کی ضرورت ہے

ریلوے نظام کو ترقی دینے کے لئے بھارتی ریلوے بورڈ کے چیئرمین کی تجویز

لاہور ۱۸ دسمبر۔ بھارتی ریلوے بورڈ کے چیئرمین مسٹر کے بی ماتھر نے کہا ہے کہ بھارت اور پاکستان کو اپنے ریلوے نظام کو ترقی دینے کے لئے غیر ملکی ماہروں کے بجائے ٹیکنیکل اور سائنٹیفک سامان کی ضرورت ہے

آپ نے کہا۔ دونوں ملکوں کا ریلوے نظام پہلے ہی کافی ترقی کر چکا ہے اور ان کے عملے میں اتنی اہلیت موجود ہے کہ وہ غیر ملکی ماہروں کی امداد کے بغیر کوئی ٹیکنیکل کام شروع کر سکے۔ البتہ ان دونوں ملکوں کی ریلوں کو ٹیکنیکل اور سائنٹیفک سامان کی ضرورت ہے۔ تاکہ وہ اعلیٰ قسم کی تحقیقات کا کام شروع کر سکیں اور مقامی ضروریات کے مطابق اپنے اپنے ریلوے نظام میں رد و بدل کر سکیں آپ نے کہا پاکستان اور بھارت میں صنعتی ترقیات کے بڑے بڑے منصوبوں پر عمل ہو رہا ہے۔ جن کی وجہ سے دونوں ملکوں میں ریلوے ٹریفک بہت بڑھ گئی ہے

آپ نے کہا بھارت اور پاکستان کے ریلوے نظاموں میں بنیادی تبدیلیاں مصلحت کے منافی ہوں گی۔ البتہ دونوں ملکوں کی اقتصادی ترقی کا یہ تقاضا ہے کہ دونوں ملکوں میں ریلوے کے لمبے عرصے کے ترقیاتی پروگرام تیار کئے جائیں۔ جن میں مسافر گاڑیوں کی تعداد بڑھانے کی نسبت مال گاڑیوں کی تعداد بڑھانے کی طرف زیادہ توجہ دی جائے

صدر آئزن ہاور کی بورقیبہ سے ملاقات

تونس ۱۸ دسمبر۔ صدر آئزن ہاور نے کل تونس میں کہا کہ وہ صدر حبیب بورقیبہ اور خود مختار تونس کے عوام سے مل کر بڑے خوش ہوئے ہیں۔ صدر آئزن ہاور نے یہ بیان لامارسا پہنچ کر دیا۔ آئزن ہاور کی آمد کے تھوڑی دیر بعد دونوں صدروں کے درمیان بات چیت شروع ہو گئی صدر آئزن ہاور نے کہا کہ تونس کے آزاد ہونے پر امریکہ نے اس کا پرجوش خیر مقدم کیا تھا۔ صدر آئزن ہاور آج جب یہاں پہنچے تو تونس کے عوام نے ان کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ صدر آئزن ہاور نے ہوائی اڈے پر عوام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ایسے ذرائع دریافت کرنے کے لئے مشترکہ مساعی ہونی چاہئیں کہ ساری دنیا کے لوگوں کا معیار زندگی بلند کیا جا سکے۔

حبیب بورقیبہ نے لامارسا کے ہوائی اڈہ پر صدر آئزن ہاور کا استقبال کرتے ہوئے کہا کہ ایسے تمام ممالک جو آزادی اور انسانی وقار کے اصولوں پر یقین رکھتے ہیں۔ ان کے لئے سامراجیت کے خلاف افریقی عوام کی جنگ بڑی اہمیت رکھتی ہے۔

ریلوے سب کمیٹی کے اجلاس کی کارروائی

لاہور ۱۸ دسمبر۔ کل صبح ایشیا اور مشرق بعید کے اقتصادی کمیشن کی ریلوے سب کمیٹی کے اجلاس میں ریلوے لائن سے متعلقہ امور زیر بحث لائے گئے۔ جن میں ویلڈ کی ہوئی ریلیں، ورکشاپوں میں ویلڈنگ کی ترویج اور لمبی ویلڈ کی ہوئی ریلوں والے راستے کی دیکھ بھال اور اس کی حفاظت کے امور بھی شامل تھے۔ اس بحث میں بہت سے متنازعہ فیہ مسائل پیش کئے گئے اور ان پر بحث کی گئی۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس وقت جنوب مشرقی ایشیا کے علاقے کے تمام ممالک ٹرینوں کی زیادہ رفتار اور زیادہ ٹریفک چاہتے ہیں۔ [illegible] اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ترقیاتی سکیموں کی تکمیل کے پیش نظر حمل و نقل کی ضروریات بڑھ گئی ہیں۔ اس مقصد کے حصول کے لئے اچھی اور مضبوط ریلوے لائن کی ضرورت ہے۔ لیکن جب تک ویلڈ کی ہوئی لمبی لائن نہیں بچھائی جائے گی ان مقاصد کی تکمیل نہیں ہو سکتی جو اس وقت متعلقہ حکومتوں کے ذہن میں ہیں۔

واپڈا اور عالمی بنک کے ماہرین میں بات چیت

لاہور ۱۸ دسمبر آج صبح عالمی بنک کے ماہرین نے مغربی پاکستان کی واٹر اینڈ پاور ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے سینئر رکن مسٹر غلام اسحاق خاں اور دوسرے متعلقہ مقامی سینئر حکام سے آبپاشی کے متبادل انتظام کے دس سالہ منصوبہ کے بارے میں بات چیت کی۔

بیان کیا جاتا ہے کہ امروز کانفرنس صبح $9\frac{1}{2}$ بجے سے لے کر $\frac{1}{2}$ ۱ بجے بعد دوپہر تک جاری رہی جس کے دوران ہزاروں کروڑ روپے کے اس منصوبہ کے اخراجات کی تکمیل سے متعلقہ مسائل زیر بحث آئے عالمی بنک کے ماہرین اس سلسلہ میں پاکستان کے وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب سے راولپنڈی میں بات چیت کر آئے ہیں۔

افغان وزیر خارجہ کا عزم راولپنڈی

کراچی ۱۸ دسمبر سرکاری حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ سردار محمد نعیم وزیر خارجہ افغانستان دس جنوری کو راولپنڈی پہنچیں گے۔ وہ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان اور وزیر خارجہ منظور قادر سے دونوں ملکوں کے تعلقات کے بارے میں تبادلہ خیال کریں گے

ملک کو خوشحال بنانے کیلئے مسلسل محنت اور تندہی سے کام کرنا ضروری ہے

میانوالی اور لیّہ کے جلسوں سے صدر ایوب کا خطاب

میانوالی ۱۹ دسمبر صدر ایوب خان نے ایک بہت بڑے جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ نسل پر بہت بڑی ذمہ داری عاید ہوتی ہے۔ آپ نے کہا کہ ملک میں بہت سے ترقیاتی منصوبے زیر عمل ہیں۔ جنہیں عوام کے مکمل تعاون کے بغیر عملی جامہ نہیں پہنایا جا سکتا۔

صدر نے کہا کہ ترقی اور خوشحالی کا حصول کوئی آسان یا مختصر کام نہیں ہے اس کے لئے تندہی سے انتھک کام کرنا ضروری ہے دوسرے پنجسالہ منصوبہ کو کامیاب بنانے اور تین مغربی دریاؤں پر بند اور پانی کی ذخیرہ گاہیں تعمیر کر کے ان سے بیش از بیش فائدہ اٹھانے کے لئے پوری قوم کی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کی ضرورت ہے

صدر نے کہا کہ ان منصوبوں کے لئے دوسرے اخراجات کم کر کے سرمایہ حاصل کرنا ہوگا۔ عوام کو بھی کچھ قربانیوں کے لئے تیار رہنا چاہیئے

صدر نے موجودہ حکومت کے کارنامے بیان کئے اس سلسلہ میں آپ نے مہاجروں کی بحالی اور زرعی اصلاحات کا خاص طور پر ذکر کیا۔ آپ نے قانون کمیشن اور تعلیم کمیشن کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ ان کی سفارشات بہت اہم ہیں

صدر نے کہا کہ دنیا جس تیزی سے ترقی کر رہی ہے اسے دیکھ کر میں اکثر سوچتا ہوں کہ ہم کس طرح باقی دنیا کے شانہ بشانہ پہنچیں گے۔ تاہم اس صورت حال پر ہمیں پراساں نہیں کو پریشان رہنا چاہیئے۔

صدر نے کہا کہ تعلیمی کمیشن کی سفارشات پر عمل درآمد کے بعد کلرکوں کی بجائے فنی کارکن اور ماہر پیدا ہوں گے۔ اسی طرح قانونی اصلاحات کا کمیشن مقدمہ کے فریقین کی مشکلات کا ازالہ کرنے کے بعد ذرائع تجویز کرے گا اور بہت زیادہ اخراجات کے بغیر جلد انصاف کی ضمانت حاصل کی جائے گی

بنیادی مقاصد

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے صدر نے کہا مارشل لاء کی حکومت نے عہدہ سنبھالنے کے بعد ملک کے مسائل کو بیہ واضح مقصد کے پیش نظر رکھ کر حل کرنے کی کوشش شروع کی کہ عوام کی توانائیں ترقیاتی کاموں کے لئے بروئے کار لائی جائیں۔ اب چونکہ ملک میں ایک بہتر فضا پیدا ہو گئی ہے اس لئے وقت آگیا ہے کہ ملک میں جمہوریت دوبارہ قائم کی جائے۔ مگر وہ ایسی جمہوریت ہونی چاہیئے جسے عوام سمجھ سکیں اور کسی دشواری کے بغیر عملی جامہ پہنا سکیں۔ صدر نے کہا کہ وقت آگیا ہے کہ پاکستان کے عوام اپنے آپ کو اچھی حکومت کا مساوی طور پر ذمہ دار سمجھیں اور تمام ترقیاتی منصوبوں میں حکام کے ساتھ تعاون کریں۔ آگے بڑھنے کے لئے ہمیں پوری قوم کو اپنے ساتھ لینا ہوگا۔ ہمیں بہت مشکل کام درپیش ہے اور اس کے لئے عوام کے مکمل اور مسلسل تعاون کی ضرورت ہے۔

لیڈر (بقیہ)

اس جہاد اکبر کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں بلکہ عملی قدم بھی اٹھا رہے ہیں جس کی طرف آج سے ۷۰ سال پہلے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسلمانوں کی توجہ مبذول کرائی تھی اور کسی ساتھی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اسی وقت سے اس کام میں ہاتھ ڈال دیا تھا اور جس کے نتیجہ میں آج خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کے خلفاء خاص کر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رہنمائی میں جماعت احمدیہ نے اس جہاد اکبر کا سلسلہ دنیا کے تمام کناروں تک پہنچا دیا ہے اور باوجود اپنی کم مائیگی کے اسلام کی اشاعت و تبلیغ کے تعلق میں ایسا کارنامہ سرانجام دے رہی ہے کہ جس کی نظیر فی زمانہ کہیں نہیں ملتی اور جو کام بڑی بڑی دولتمند جماعتیں اور افراد بھی نہیں کر پائے۔

سابق ڈی آئی جی ملک حق نواز ٹوانہ پر فوجی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے گا

۴۵ ہزار روپے نقد اور دوسری اشیاء رشوت کے طور پر لینے کا الزام

لاہور ۱۹ دسمبر:۔ ملک حق نواز ٹوانہ سابق ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس کراچی کے خلاف مقدمے کی سماعت اکیس دسمبر سے خاص فوجی عدالت میں شروع ہو جائے گی۔ ان پر الزام یہ ہے۔ کہ انہوں نے اپنے عہد میں کراچی کے چھ اشخاص سے پینتالیس ہزار روپے نقد اور بعض دوسری اشیاء رشوت کے طور پر قبول کی تھیں ''۔

ان پر مارشل لاء کے ضابطہ نمبر ۳ کے تحت مقدمہ چلانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ان کے خلاف مقدمے کی سماعت کرنیوالی خاص فوجی عدالت کی ہیئت ترکیبی کا اعلان کل کر دیا جائیگا عدالت کے اجلاس لاہور چھاؤنی میں جونیئر کمشنڈ آفیسرز کلب میں منعقد ہوا کریں گے۔

ملک حق نواز ٹوانہ کے خلاف تحقیقات میجر ایچ ایس ہاشمی کی قیادت میں کراچی کے پوچھ گچھ کرنے والے مرکز نے کی ہے

ولادت

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مورخہ ۲۱ اکتوبر ۵۹ء میرے ہاں لڑکا تولد ہوا ہے۔ نومولود ملک عبد الجبار صاحب زعیم انصار اللہ سکنہ ٹوپی کا نواسہ ہے۔ نام عارف احمد رکھا گیا ہے۔ صحابۂ کرام اور احباب نومولود کی درازیٔ عمر و خادم دین بننے کے لئے دعا فرما دیں۔

سلطان شیر سنیئر اسسٹنٹ ٹیچر دالفلز (للنڈی کوتل)